ثالثی کے ذریعے تنازعات حل کرنے کا طریقہء کار

بحوالہ

قانونِ ثالثی 1940ء

یہ معلوماتی مواد عام فہم اردو زبان میں عوام کی رہنمائی کیلئے وزارت قانون، انصاف اور انسانی حقوق کے انصاف تک رسائی کے پروگرام کے پیچ نمبر 3 کے تحت تیار کیا گیا ہے۔
اس مواد کی تیاری کیلئے تکنیکی معاونت سی آر سی پی نے فراہم کی ہے۔

ثالثی کے ذریعے تنازعات حل کرنے کا طریقہء کار

سوال 1۔ ثالثی سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ دیوانی تنازعات کے حل کے لئے عام عدالتی نظام کے اندر رہتے ہوئے ایک آسان طریقہء کار بنایا گیا ہے جس سے تنازعات کو آسانی سے حل کیا جاسکتا ہے اسے ثالثی کہتے ہیں۔

سوال 2۔ کس قسم کے تنازعات کا ثالثی کے ذریعے فیصلہ نہیں کرایا جاسکتا؟

جواب۔ قتل، ڈکیتی اور زنا جیسے تنازعات جہاں ریاست فریق ہو، کا ثالثی کے ذریعے فیصلہ نہیں کرایا جاسکتا۔

سوال 3۔ ثالثی کے ذریعے تنازعات کا فیصلہ کرنے کا طریقہء کار عدالتی طریقہء کار سے کس طرح مختلف ہے؟

جواب۔ ثالثی میں عدالتی کاروائی کے برعکس بہت سادہ اور آسان طریقہء کار اختیار کیا جاتا ہے۔ عام عدالتی طریقہ میں بہت سی پیچیدگیاں موجود ہوتی ہیں۔ ثالثی کے طریقہ میں اس قسم کی کوئی پیچیدگی نہیں ہوتی اور بہت کم وقت کے اندر تنازعات کا فیصلہ ہوجاتا ہے۔

سوال 4۔ ثالث سے کیا مراد ہے اور اسے کون مقرر کرتا ہے؟

جواب۔ ثالث سے مراد وہ شخص ہے جو فریقین کی رضامندی سے مقرر کیا گیا ہوتا کہ ان کے درمیان کسی تنازع کا فیصلہ مناسب تحقیق اور انصاف کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے کرے۔ دونوں فریق متفقہ فیصلے سے خود ثالث مقرر کرسکتے ہیں یا بذریعہ عدالت کرا سکتے ہیں یا کسی ایسے شخص سے بھی ثالث مقرر کرا سکتے ہیں جس کو "اقرارنامہ ثالثی" میں اس کے نام یا منصب سے نامزد کیا گیا ہو۔

سوال 5۔ کس صورت میں عدالت ثالث مقرر کرے گی؟

جواب۔ اگر فریقین کسی ثالث یا ثالثوں کے تقرر پر راضی نہ ہوں تو کوئی بھی فریق دوسرے فریق کو ایک تحریری نوٹس دے سکتا ہے کہ اگر 15 دنوں کے اندر ثالث مقرر نہ کئے گئے تو عدالت اس کی درخواست پر دوسرے فریق کا موقف سننے کے بعد ثالث یا ثالثوں کو مقرر کرسکتی ہے جن کو فیصلہ دینے کا اختیار ہوگا۔

سوال 6۔ اقرارنامہ ثالثی کیا ہوتا ہے؟

جواب۔ اقرارنامہ ثالثی وہ دستاویز ہے جو کسی بھی معاہدے میں دونوں فریقوں کی مرضی سے حال یا مستقبل میں پیش آنے والے تنازعات یا مسائل کا ثالثی کے ذریعے حل کرانے کے متعلق ہوتی ہے۔ یہ عام طور پر تحریری صورت میں ہوتی ہے۔

سوال 7۔ کیا ایک سے زیادہ ثالث مقرر کئے جاسکتے ہیں؟

جواب۔ ثالث ایک سے زیادہ بھی ہوسکتے ہیں۔ اگر ثالثی کے اقرارنامہ میں یہ لکھا گیا ہو کہ تنازعات کا فیصلہ تین ثالثوں سے کروایا جائے گا تو ایسی صورت میں تیسرا ثالث ایک ہیڈ ثالث کا کردار ادا کرے گا۔ اگر ایک ثالث کا ووٹ کسی ایک فریق کے حق میں اور دوسرے کی

مخالفت میں ہوتو ہیڈ ثالث کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

سوال 8۔ کیا ثالث تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے؟

جواب۔ کسی بھی ثالث کو درج ذیل وجوہات کی بناء پر تبدیل کیا جا سکتا ہے:

(1) لاپرواہ ہو۔

(2) کام کرنے سے انکار کرے۔

(3) کام کرنے کے قابل نہ ہو۔

(4) فوت ہو جائے۔

(5) باہمی رضامندی سے بھی ثالث معطل کیا جا سکتا ہے۔

سوال 9۔ کیا کسی ثالث یا ہیڈ ثالث کو عدالت برطرف کر سکتی ہے؟

جواب۔ عدالت کسی فریق کی درخواست پر کسی ایسے ثالث یا ہیڈ ثالث کو برطرف کر سکتی ہے جو تنازع کے متعلق کاروائی کرنے اور فیصلہ دینے میں انصاف کے تمام ممکنہ تقاضے پورے نہ کر سکے۔ اسی طرح عدالت کسی ایسے ثالث یا ہیڈ ثالث کو بھی برطرف کر سکتی ہے جس کا تفتیش یا فیصلہ کرنے کا طریقہ غلط ہو۔

سوال 10۔ ثالث اور ہیڈ ثالث کو کیا اختیارات حاصل ہیں؟

جواب۔ قانون ثالثی کے تحت ثالث اور ہیڈ ثالث کو درج ذیل اختیارات حاصل ہیں:

(1) فریقین اور گواہوں سے حلف لینا۔

(2) کسی قانونی مشورے کے لئے عدالت کے سامنے مقدمہ پیش کرنا۔

(3) ثالثی فیصلے کے ساتھ کوئی شرط عائد کرنا۔

(4) ثالثی فیصلہ میں کلرک کی اور ٹائپنگ کی غلطی کو درست کرنا۔

(5) کسی فریق سے تنازع کے متعلق سوالات پوچھنا۔

سوال 11۔ ثالث کے فیصلے پر عمل درآمد کیسے کروایا جاتا ہے؟

جواب۔ ثالث اپنا فیصلہ متعلقہ عدالت میں فیصلے کے اڑھائی ماہ کے اندر جمع کرائے گا اور وہی عدالت ثالث کے طے شدہ فیصلے پر مناسب پڑتال کے بعد عمل درآمد کرائے گی۔

سوال 12۔ کیا عدالت ثالث کے فیصلے کو تبدیل یا منسوخ کر سکتی ہے؟

جواب۔ عدالت کسی قانونی مسئلے پر ثالث یا ہیڈ ثالث کے فیصلے کو تبدیل کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ درج ذیل وجوہات کی بناء پر ثالثی فیصلہ

منسوخ بھی کرسکتی ہے:

(1) اگر کارروائی کے دوران کسی ثالث یا ہیڈ ثالث کا طریقہء کار غلط ہو۔

(2) عدالت کی طرف سے ثالث کے معطل ہونے یا ثالثی کارروائی کے غلط قرار دیئے جانے کے بعد فیصلہ کیا گیا ہو۔

(3) فیصلہ ناجائز طور پر حاصل کیا گیا ہو یا انصاف کے خلاف ہو۔

سوال 13۔ کیا ثالثی فیصلہ سے متعلق عدالتی احکامات کے خلاف اپیل بھی کی جاسکتی ہے؟

جواب۔ ثالثی فیصلہ سے متعلق حسب ذیل عدالتی احکام کے خلاف اپیل کی جاسکتی ہے لیکن اگر اوپر بیان کیا گیا عدالتی حکم پہلے سے پیش کردہ کسی اپیل کی درخواست پر دیا گیا ہو تو دوسری اپیل کی اجازت نہیں ہوگی، یعنی ایسا عدالتی حکم جو؛

(1) کسی ثالثی کو منسوخ کرنے سے متعلق ہو۔

(2) ایسی ثالثی کے متعلق ہو جو کسی خاص مقدمہ کی شکل میں دیا گیا ہو۔

(3) کسی فیصلہ میں تبدیلی یا درستگی کرنے کے متعلق ہو۔

(4) اقرار نامہ ثالثی کے پیش کرنے یا اس سے انکار سے متعلق ہو۔

(5) ایسی قانونی کارروائی کو روکنے یا نہ روکنے سے متعلق ہو جہاں اقرار نامہ ثالثی موجود ہو۔

(6) کسی فیصلہ کو منسوخ کرنے یا نہ کرنے سے متعلق ہو۔

سوال 14۔ ثالثی کے ذریعے تنازعات حل کرنے کے طریقہء کار سے متعلق مزید معلومات کہاں سے حاصل کی جاسکتی ہیں؟

جواب۔ درج ذیل ذرائع سے بھی ثالثی کے ذریعے تنازعات حل کرنے کے طریقہء کار سے متعلق مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں:

(1) قانون و انصاف کمیشن، حکومتِ پاکستان، سپریم کورٹ بلڈنگ، اسلام آباد، فون نمبر 051-9220483۔ فیکس نمبر 051-9214416، ای میل ljcp@ljcp.gov.pk، ویب سائٹ www.ljcp.gov.pk

۔

(2) کنزیومر رائٹس کمیشن آف پاکستان (سی آر سی پی) پوسٹ بکس نمبر 1379 اسلام آباد، فون نمبر 111-739-739، فیکس نمبر 051-2825336، ای میل main@crcp.org.pk۔

(3) ضلع اور تحصیل کچہری میں موجود دفتر معلومات۔

(4) قانونِ ثالثی 1940ئ۔